Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 4, Issue 1 (January-June, 2021)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/10
URL: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/10
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v4i01.135

**Title** Religious Services of the Scholars of the Subcontinent

**Author (s):** Noor Ul Islam and Dr. Muhammady Abdul Baseer Al-Huzairi

**Received on:** 29 June, 2020
**Accepted on:** 29 May, 2021
**Published on:** 25 June, 2021

**Citation:** Noor Ul Islam and Dr. Muhammadi Abdul Baseer Al-Haziri, "Construction: Religious Services of the Scholars of the Subcontinent," JICC: 4 No, 1 (2021): 37-53

**Publisher:** Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

# برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک کے دینی خدمات

## *Religious services of the scholars of the subcontinent*

*نوراسلام

**ڈاکٹر محمدي عبدالبصیر حضیري

**Abstract**

*The sub-continent has been the center of different sciences and arts. In this region, Ulamai-e-Sulook of different ages did a lot for the nourishment of ssciences and arts and got such achievements in philosophy, fine arts, history, politics, palmistry, astrology, mathematics and medical field which still serve as beacon for the people of the present age.*

*This is the reason when Islam came into this region and people embraced it then such kind of people emerged from them who devoted their lives for the preaching of Islam. As a result, this era saw the birth of such experts (in the field of Islamic Sciences) who, on one side, introduced to people the true teachings of Islam through preaching and, on the other side, they made authoring, teaching, learning of Quran, Hadith and Fiqa, their aim of life.*

*Ulamie-e-Sulook of sub-continent trained their disciples in the light of Quran and Hadith and that was the reason that these disciples became Islamic leaders after getting inspiration from their teachers. Apart from the schooling of people, they remained in the front line to serve Quran and Hadith. They also served in the field of 'Fiqa'.*

**Keywords:** *Fiqa, Ulamie-e-Sulook, sub-continent, palmistry, astrology*

* پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

** پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

برصغیر پاک وہند زمانۂ قدیم سے ہی مختلف علوم وفنون کا گہوارہ رہا ہے۔اس خطہ میں علمائے سلوک نے مختلف ادوار میں مختلف علوم وفنون کو پروان چڑھایا اور حکمت وفلسفہ، فنونِ لطیفہ، تاریخ وسیاست، نجوم وفلکیات اور طب وریاضیات میں ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے، جو آج بھی لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب یہ خطہ مذہبِ اسلام کی روشنی سے معمور ہوا اور یہاں کے باشندوں نے اسلام کو قبول کرنا شروع کیا تو انہیں میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے، جنہوں نے علوم اسلامیہ کے حصول اور اس کی ترویج کے لیے اپنی زندگی وقف کردیں، نتیجے کے طور پر یہاں بھی علوم اسلامیہ کے ایسے ماہرین پیدا ہوئے، جنہوں نے ایک طرف دعوت وتبلیغ کے ذریعہ عوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرایا تو دوسری طرف قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم وتدریس اور تصنیف وتالیف کو اپنا مقصد بنایا۔

برصغیر کے علمائے سلوک نے ہمیشہ اپنے سالکین کی تعلیم وتربیت قرآن واحادیث کی روشنی میں کی اور یہی وجہ تھی کہ وہ ہدایت یافتہ ہو کر دوسرے لوگوں کے لیے راہنما بنے۔ان علمائے سلوک نے نہ صرف لوگوں کی تربیت کا کام کیا بلکہ قرآن مجید کی تفسیری خدمات اور احادیث کی تشریحی خدمات میں بھی پیش پیش رہیں۔ان کے علاوہ انہوں فقہی میدان میں بھی قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔برصغیر میں قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کی کتابیں ان حضرات کی علمی خدمات کا بیّن ثبوت ہیں۔

**علمائے سلوک کے قرآن مجید کی تفسیری خدمات:**

یہاں علمائے سلوک کے چند تفسیری خدمات کا تذکرہ کیا جاتا ہیں:

**حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:۔** برصغیر پاک وہند کے بارھویں صدی ہجری میں قرآن مجید کی خدمت کی سعادت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے حصہ میں آئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "**فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن** "کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔یہ ترجمہ قواعد اور اصول تفسیر کے لحاظ سے فارسی زبان کا معیاری ترجمہ ہے۔مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی ترجمہ کے بارے میں اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت "میں لکھتے ہیں:

"شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کے فارسی ترجمہ کا کام جس نے "فتح الرحمٰن"کے نام سے تکمیل پائی، حجاز سے واپسی پر شروع فرمایا۔"[1]

ان کے علاوہ تفسیر کے اصول و قواعد پر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "الفوزالکبیر فی اصول التفسیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ شاہ صاحب کی یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے، لیکن پوری کتاب سراسر نکات وکلّیات ہے اور در حقیقت ایک جلیل القدر عالم کی جس فہم قرآن کے مشکلات کا علمی تجربہ ہے ایک قیمتی اور نادر بیاض ہے۔ اس کی قدر وہی لوگ جان سکتے ہیں، جن کو ان مشکلات سے واسطہ پڑا ہو، بعض بعض اصول جو شاہ صاحب نے اپنے ذوق ووجدان اور فہم قرآن کی بنا پر لکھ دیے ہیں دوسری کتابوں کے سینکڑوں صفحات کے مطالعہ سے نہیں حاصل ہو سکتے۔ مولانا سیّد ابو الحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے "الفوزالکبیر فی اصول التفسیر" کے بارے میں اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت" میں لکھتے ہیں:

دعوت الی القرآن اور خواص واہل علم کے حلقہ میں تدبّر قرآن کی صلاحیت پیدا کرنے اور اس کے ذریعے سے امّت کی اصلاح کا جذبہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں شاہ صاحب کی ایک تجدیدی وانقلابی خدمت اور کارنامہ "الفوزالکبیر" کی تصنیف ہے، جو اپنے موضوع پر (ہمارے علم میں پورے اسلامی کتب خانہ میں) منفرد کتاب ہے۔"[2]

ان کے والد حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے، خود حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بڑے صاحب زادے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سب سے چھوٹے صاحب زادے حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ بھی قرآن کے درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ اس کے علاوہ عوامی سطح پر شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا درسِ قرآن ہفتہ میں دو دن ہوا کرتا تھا، جس میں محدود اہل علم کے بجائے مغل حکمرانوں کے اہل خانہ، شہزادے اور اعلیٰ حکام سمیت عوام کی ایک بڑی تعداد شریک ہوتی تھی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین صالح رحمۃ اللہ علیہ شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "قرآن کریم کے اردو تراجم" میں لکھتے ہیں:

"شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کی تفسیر سورہ فاتحہ سے لے کر پہلے پارے کے ربع تک لکھی اور سورہ ملک سے لے کر قرآن کے آخر تک فارسی زبان میں لکھی۔ اردو میں اس کا ترجمہ **"تفسیر عزیزی"** کے نام سے مشہور ہے۔"[3]

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے دوسرے صاحب زادے حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار قرآن مجید کا اُردو میں ترجمہ **"موضح القرآن"** کے نام سے لکھا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے، یعنی قرآن مجید کے ہر عربی لفظ کے نیچے اُردو میں ترجمہ لکھ دیا گیا ہے اور اُردو زبان کے اسلوب کی رعایت نہیں برتی گئی ہے۔

اس کے بعد حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کا بامحاورہ اور سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا، یہ ترجمہ فنی اعتبار سے اردو کا بہترین اور معیاری ترجمہ ہے اور اس میں شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی خاندانی قرآن فہمی کی سو سالہ روایت اور خود ان کا پچاس سالہ ذاتی مطالعہ اور درس و تدریس کا نچوڑ شامل ہے۔ شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اگرچہ پرانے اسلوب میں ہے، تاہم اُردو زبان کا معیاری ترجمہ ہے اور بعد کے تمام اُردو تراجم کے لیے مشعل راہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان مساعی جمیلہ کے بعد بہت سے تراجم معرض وجود میں آئے۔ انہی میں ایک ترجمہ مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، جو "ترجمہ شیخ الہند" کے نام سے مشہور ہے۔ شیخ الہند نے محسوس کیا کہ ان کے زمانے میں اُردو کے بہت سے محاورات تبدیل ہو چکے ہیں جو بعض مقامات پر شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے تراجم سے میل نہیں کھاتے، چنانچہ انہوں نے شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو سامنے رکھ کر ایک نیا ترجمہ قرآن تحریر کیا جس میں حسبِ ضرورت ترمیم کی۔ اب یہ ترجمہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری فوائد کے ساتھ "تفسیر عثمانی" کے نام سے ہند و پاک کے بہت سے مکتبوں میں دستیاب ہے، نیز "تفسیر عثمانی" کا انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

**شیخ علی بن احمد بن علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ:۔** شیخ علی بن احمد بن علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری کے عظیم مفسر قرآن تھے۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے عربی میں ایک تفسیر بنام "تفسیر رحمانی" بھی لکھی، جو برصغیر پاک وہند میں بہت مشہور رہی۔ قاضی محمد زاہد الحسینی شیخ علی بن احمد بن علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تفسیری خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "تذکرۃ المفسرین" میں لکھتے ہیں:

"شیخ علی بن احمد بن علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ علوم اسلامیہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ قرآن عزیز کے فہم اور ادراک مطالب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان رکھتے تھے۔ عربی زبان میں ایک تفسیر لکھی جس کا نام "تفسیر رحمانی" ہے۔ یہ دو جلدوں میں پہلی مرتبہ 1295ھ میں مصر سے شائع ہوئی۔"[4]

**مولانا شیخ صبغت اللہ حسینی بھڑوچی رحمۃ اللہ علیہ:۔** مولانا شیخ صبغت اللہ حسینی بھڑوچی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری کے بڑے عالم دین اور عظیم محدث تھے۔ ان کے علاوہ آپ ایک مصنف بھی تھے۔ آپ نے ہمیشہ اپنی تصنیفات اور تالیفات کے ذریعے سوئی ہوئی اُمتِ مسلمہ کو جگا کر ان میں حریت کا جذبہ دوبارہ زندہ کیا۔ آپ آخری عمر میں حج کو گئے اور زندگی کے آخری دس سال حرمین الشریفین میں رہ کر قران مجید کی درس و تدریس میں لگے رہیں۔ آپ کی تصنیف "حاشیہ علیٰ تفسیر البیضاوی" کے بارے میں محمد امین محبی "خلاصۃ الاثر" میں لکھتے

ہیں:

**"حاشیہ علیٰ تفسیر بیضاوی"** مولانا شیخ صبغت اللہ حسینی بہڑوچی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حاشیہ بلادِ روم میں بہت مشہور اور متداول تھا۔"[5]

**شیخ محمد آمین صدیقی علوی حسینی:۔** شیخ محمد آمین صدیقی علوی حسینی رحمۃ اللہ علیہ گیارھویں صدی ہجری کے ایک عظیم مفکر، عالم دین اور مفسر قرآن تھے۔ آپ نے ساری عمر قرآن مجید کی درس وتدریس میں گزار دی تھی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ آپ ایک مصنف بھی تھے۔ محمد اقبال مجددی اپنی کتاب "تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند" میں شیخ محمد آمین صدیقی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" شیخ محمد آمین صدیقی علوی حسینی گیارھویں صدی ہجری کے ایک عالم اور مفسر تھے۔"[6]

**تفسیر امینی:۔** میر محمد امین صدیقی نے یہ تفسیر اورنگزیب عالمگیر کی فرمائش پر لکھنا شروع کی اور تکمیل کے بعد اسے اس کی خدمت میں پیش کیا۔ محمد امین صدیقی اپنی اس تفسیر (تفسیر امینی) میں لکھتے ہیں:

" آپ نے یہ تفسیر اورنگزیب کے "تعمیل ارشاد" کے لیے لکھنا شروع کی اور تکمیل کے بعد اسے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔"[7]

**قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ:۔** قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ باھویں صدی ہجری کے عظیم فقیہ، محدث، محقق اور مفسر تھے۔ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی انہیں بیہقی وقت کہا کرتے تھے۔ فقہ اصول میں آپ مرتبہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے۔ تفسیر وکلام میں اور تصوف میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی تیس سے زائد تصانیف وتالیفات ہیں۔ ان میں مشہور تصنیف زیر تبصرہ کتاب "تفسیر مظہری" عربی زبان میں دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کو آپ نے اپنے مرشد مرزا مظہر جانِ جاناں کے نام سے منسوب کیا۔ تفسیر کا انداز محدثانہ ہے۔ یہ تفسیر قدمائے مفسرین کے اقوال اور تاویلات جدیدہ کی جامع ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ کے فرائض "ادارہ ضیاء المصنفین" بھیرہ شریف کے تین فضلاء نے انجام دیے۔

**تفسیر مظہری:۔** قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر میں نہ صرف یہ کہ فقہی مسائل کثرت سے ذکر کیے ہیں، بلکہ انھوں نے ائمہ ٔفقہاء کے نقطہ ہائے نظر اور ان کے دلائل کو بھی ذکر کیا ہے، ان کے استدلال کی کمزوریوں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور مسلکِ راجح کی ترجیحی وجوہات پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

**مولانا احمد بن رکن الدین حسینی:۔** گیارھویں صدی ہجری کے علماء التزکیہ وسلوک میں ممتاز حیثیت رکھتے

ہیں۔ آپ نے ساری عمر قرآن مجید ہی کی درس وتدریس میں گزار دی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تالیف وتصانیف میں بھی مشغول رہتے تھے۔ آپ نے قرآن مجید کے قرات کے قواعد وضوابط پر مفصل کتاب لکھی ہے۔ آپ کی مشہور تصنیف حلیۃ القاری ہے۔ فن تجوید اور اس کے متعلقات پر یہ کتاب فارسی نثر میں ہے اور ایک مقدمہ، 14 ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ کتاب کے خاتمے پر سبعہ قرات کی فہرست بھی دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن مجید کی سورتوں کا انڈکس بھی دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے صوتی اعتبار سے اعراب بھی بتائے گئے ہیں۔

**شیخ جمال الدین ابن رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ:۔** شیخ جمال الدین ابن رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ علوم دینیہ میں یکتائے روزگار سمجھے جاتے تھے۔ آپ قرآن مجید کے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تالیف وتصانیف کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد 142 بتائی جاتی ہے۔ جن میں سے تفسیر سے متعلق کتب مندرجہ ذیل ہیں:

ان میں حاشیہ تفسیر مدارک، حاشیہ بیضادی، حاشیہ تفسیر محمد، حاشیہ تفسیر حسینی اور دو تفاسیر ایک مختصر اور ایک مفصل بنامِ "تفسیر نصیری" شامل ہیں۔

**عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ:۔** عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے گیارھوی صدی ہجری کے عظیم مفسر قرآن تھے۔ آپ ہمیشہ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصانیف وتالیف کے بڑے شوقین تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی ایک تفسیر بنامِ "تفسیر السراج" لکھی۔ الحسینی اپنی کتاب "نزہۃ الخواطر" میں عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر قرآن کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیضادی کا حاشیہ لکھا جو قسطنطنیہ سے شائع ہوا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر بنامِ "تفسیر السراج" لکھی۔"[8]

**برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک کی احادیث کی تشریحی خدمات:**

قرآن مجید کی طرح حدیث شریف کی خدمت کے تعلق سے بھی برصغیر کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ یہاں کے علمائے سلوک نے حدیث کے میدان میں اتنے وسیع پیمانے پر اور اس قدر جامعیت کے ساتھ کام کیا ہے کہ اس کے اثرات عرب دنیا میں بھی محسوس کیے گئے۔ حدیث شریف کے تئیں علماء کی خدمات کا مطالعہ کرنے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ سترہویں صدی عیسوی تک علم حدیث پر علمائے سلوک نے جو کام کیا ہے وہ زیادہ

ترجمہ احادیث پر مشتمل ہے اور شرحِ حدیث پر باقاعدہ کوئی تصنیف عمل میں نہیں آئی۔ غلام احمد حریری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند میں حدیث نبوی ﷺ کی خدمات کا خاکہ کھینچتے ہوئے اپنی کتاب "تاریخ حدیث و محدثین" (اردو ترجمہ الحدیث والمحدثون) میں لکھتے ہیں:

**"ارض ہندوپاک میں اشاعت حدیث:۔** برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک نے حدیث نبوی ﷺ کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ دسویں صدی ہجری سے قبل یہ لوگ علوم نظریہ اور فقہی احکام میں منہمک رہتے تھے۔ اسی وقت سے یہ لوگ حدیث نبوی ﷺ، اس کے علوم کے درس و تدریس اور نقد اسانید کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ [9]"

البتہ سترھویں صدی عیسوی سے علم حدیث پر ایک نئے انداز سے اور ایک نئے جوش وجذبہ کے ساتھ کام کا آغاز ہوا اور وقت کے ساتھ اس میں وسعت پیدا ہوتی گئی۔ اس دور میں علم حدیث پر جو کام ہوئے ہیں ان کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

**درسی حلقے:** پہلا زمرہ حدیث کی تعلیم دینے اور علم حدیث سے روشناس کرانے کے لیے درسی حلقوں کا ہے، اس زمرے میں تین شخصیات کو نمایاں مقام حاصل ہے: برصغیر پاک وہند کے دسویں صدی ہجری کے مایہ ناز صوفی عالم دین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، بارھویں صدی ہجری کے صوفی منش عالم دین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اورآپ کے فرزندِ ارجمند شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ۔ ان تینوں حضرات کی مشترکہ اور نمایاں خدمت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اپنے وقت میں درس حدیث کے حلقے قائم کیے، ماہرین حدیث کی جماعت تیار کی اور ان کو ہندوپاک کے مختلف گوشوں میں روانہ کیا، جہاں انہوں نے اپنے استاذ کے طرز پر علم حدیث کے درسی حلقے قائم کیے، اس طرح ایک چراغ سے کئی چراغ جلتے گئے اور علم حدیث کی روشنی ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک پھیلتی گئی۔ آج برصغیر میں علم حدیث کی جتنی بھی درس گاہیں ہیں سب مذکورہ تینوں حضرات کے قائم کردہ درسی حلقوں کا امتداد ہیں، علم حدیث کے ان حلقوں اور درس گاہوں کی افادیت اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ اس سے استفادہ کرنے والوں میں ایک ادنیٰ طالب علم سے لے کر مسندِ درس پر بیٹھ کر علمِ حدیث کے معانی ومطالب بیان کرکے طلبہ کو حدیث کے علمی نِکات سے روشناس کرانے والے شیخ الحدیث اور معلمین، عوام کے سامنے حدیث کے ذریعے وعظ واصلاح کا کام کرنے والے علمائے سلوک اور واعظین، حدیث کی کتابوں کو اُردو زبان میں ڈھالنے والے مترجمین، مختلف انداز میں اس کی تشریح قلم بند کرنے والے شارحین ومصنفین اور نئے نئے طریقوں سے اس پر غور وفکر کرنے والے محققین وغیرہ

سب ہی شامل ہیں اور علم حدیث کے فیض یافتگان کا کوئی بھی طبقہ اس سے مستغنی نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ ان حلقوں اور درس گاہوں کو حدیث کی خدمات کے سلسلہ میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔اس کے تذکرہ کے بغیر علم حدیث کی تاریخ نامکمل ہے۔

**ترجمہ وتشریح:** دوسرا زُمرہ ترجمہ وتشریح اور تصنیف وتالیف کا ہے۔ اس زُمرے میں سب سے اہم نام شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، انہوں نے حدیث کی مشہور ومعروف کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" کو برصغیر میں متعارف کرایا اور فارسی میں "اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ" کے نام سے، جب کہ عربی میں "لمعات التنقیح" کے نام سے اس کی شرحیں بھی لکھیں۔ اول الذکر نسبتاً مختصر ہے اور عام تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے لکھی گئی ہے اور دوسری شرح علمائے حدیث اور متخصصین کے لیے ہے۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت" میں حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے بارے میں خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم وفنون پر ایک سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ان میں حدیث اور متعلقات حدیث پر ان کی کئی کتابیں ہیں۔ مشکوۃ المصابیح جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اور داخل درس نظامی ہے اس کی دو شرحیں عربی وفارسی میں بنامِ "لمعات التنقیح" (عربی) اور "اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ" فارسی میں لکھیں ہیں۔ آپ 1052ھ میں دہلی میں انتقال ہوئے۔"[10]

حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی درس احادیث کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے خلیق احمد نظامی اپنی کتاب "حیات عبد الحق محدث دہلوی" میں لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس وقت مسند درس بچھائی تھی، اس وقت شمالی ہندوستان میں حدیث کا علم تقریباً ختم ہو چکا تھا، انہوں نے اس تنگ وتاریک احوال میں علوم دینی کی ایسی شمع روشن کی کہ دور دور سے لوگ پروانوں کی طرح کھنچ کر ان کے گرد جمع ہونے لگے، درس حدیث کا ایک نیا سلسلہ شمالی ہندوستان میں جاری ہو گیا، علوم دینی خصوصاً حدیث کا مرکز ثقل گجرات سے منتقل ہو کر دہلی آ گیا۔"[11]

اس زمرے میں دوسرا نام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، شاہ صاحب نے "موطا امام مالک" کی دو شرحیں لکھیں، ایک فارسی میں ہے، جس کا نام "المصفیٰ" ہے اور دوسری عربی میں ہے، جس کا نام "المسویٰ" ہے۔ المسوّیٰ حدیث کے طلبہ وماہرین کے لیے ہے اور "المصفیٰ" عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کے لیے ہے۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت" میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے بارے میں خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شاہ صاحب نے حدیث اور علوم حدیث پر جو تصنیفات کیں، ان کے نام حسب ذیل ہیں:

1۔ المصفّٰی (مؤطا امام مالک کی فارسی شرح)

2۔ مسوّٰی (مؤطا کی عربی شرح)

شاہ صاحب فقہ حدیث اور درس حدیث کا جو طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے، یہ دونوں کتابیں اس کا نمونہ ہیں۔"[12]

برصغیر میں حدیث کی خدمت کرنے والوں میں ایک نمایاں نام علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ، ان کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے "غایۃ المقصود" کے نام سے سنن ابو داؤد کی شرح لکھی، جو تیس جلدوں میں تھی، جب اس کی پہلی جلد چھپ کر آئی تو لوگوں نے کہا کہ اتنی طویل شرح کون پڑھے گا؟ مولانا نے اپنے چھوٹے بھائی اور دو شاگردوں کو اس کی تلخیص کے کام پر لگادیا، یہ تلخیص "عون المعبود" کے نام سے ہے، جو سنن ابو داؤد کی بہترین شرحوں میں سے ایک ہے۔

علامہ محمد عبد الرحمن مبارک پوری نے "تحفۃ الاحوذی" کے نام سے سنن ترمذی کی شرح لکھی ہے، جس کے بارے میں بلاتردد یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب جامع ترمذی کی چند عمدہ شرحوں میں سے ایک ہے۔

مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے چنندہ شاگردوں میں ہوتا ہے ، انہوں نے "بذل المجہود" کے نام سے سنن ابو داؤد کی عربی زبان میں شرح لکھی ہے، جس کی تصحیح و تعلیق کا کام شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انجام دیا۔ یہ کتاب پندرہ جلدوں میں ہندو پاک سمیت مصر اور عرب ممالک سے کئی بار چھپ چکی ہے۔ "بذل المجہود" کا شمار بھی سنن ابو داؤد کی بہترین شرحوں میں ہوتا ہے۔

**مخطوطات:** تیسرا زمرہ قدیم مخطوطات کی اشاعت کا ہے، یعنی حدیث کی اہم کتابیں جو صرف مخطوطہ کی شکل میں لائبریریوں میں موجود تھیں ان کو منظر عام پر لانا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم نام مولانا حبیب الرحمن اعظمی کا ہے، جنہوں نے حدیث کی درجنوں کتابوں کو، جو مخطوطات کی شکل میں موجود تھیں، ایڈٹ کیا، چنانچہ "مصنَّف عبد الرزاق"، امام بخاری کے استاد امام حمیدی کی کتاب "مسند الحمیدی" اور امام ابو بکر بزّار کی "کشف الاستار عن زوائد البزار" پر مولانا حبیب الرحمن اعظمی نے تصحیح و تعلیق کا کام انجام دیا۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام طحاوی کی مشہور کتاب "شرح معانی الآثار" کی شرح "نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار" کے نام سے لکھی ہے، اس کتاب کا قلمی مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں

موجود ہے۔ مولانا سید ارشد مدنی صاحب نے اس مخطوطہ کو اپنی نگرانی میں ایڈٹ کرا کے ۱۲ جلدوں میں ہندوستان سے شائع کیا، اب یہ کتاب عرب ملکوں سے بھی شائع ہو رہی ہے۔

برصغیر پاک وہند میں قرآن وحدیث کی خدمت انجام دینے والے چند علماء تذکیہ وسلوک کا تذکرہ ہی اس مختصر سے مقالے میں آتا ہے۔ ان کے علاوہ علماء (بالخصوص مسلک دیوبند سے تعلق رکھنے والے علماء کرام) کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے قرآن وحدیث پر نئے نئے طریقوں سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سبھی لوگوں کی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی خدمات کو تمام اہل علم اور عام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور امت مسلمہ کی طرف سے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

**مفتی بہاؤالدین نہروالی رحمۃ اللہ علیہ:** شیخ بہاوالدین ابو الفضائل عبدالکریم بن محب الدین بن ابی عیسیٰ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے علماء التزکیہ وسلوک کے دسویں صدی ہجری کے عالم، مفتی حنفی اور مؤلف تھے۔ آپ نے ساری عمر احادیث نبویہ ﷺ کی درس وتدریس میں گزاری۔ آپ کے تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور تصنیف" **النہر الجاری علی صحیح البخاری**"ہے۔ محمد امین محبی رحمۃ اللہ علیہ مفتی بہاؤالدین نہروالی رحمۃ اللہ علیہ کے اس تصنیف کا تذکرہ اپنی کتاب" **خلاصۃ الاثر فی اعیان القرآ ن الحادی عشر**"میں لکھتے ہیں:

" **النہر الجاری علی صحیح البخاری** "مفتی بہاؤالدین نہروالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ یہ صحیح بخاری کی شرح ہے۔ یہ شرح عربی زبان میں ہے۔ اس شرح کا ایک خطی نسخہ کتب خانہ خدا بخش، بانکی پور پٹنہ میں ہے۔"[13]

**مولانا محمد جعفر بن عبدالکریم بوبکانی رحمۃ اللہ علیہ:۔** مولانا محمد جعفر بن عبدالکریم بوبکانی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے علماء التزکیہ وسلوک کے دسویں صدی ہجری کے ایک عظیم محدث اور مصنف تھے۔ قرآن و احادیث کی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح کرنا ان کی علمی مقاصد میں شامل تھا۔ گویا آپ کا شمار دسویں صدی ہجری کے علمائے تزکیہ وسلوک کے ممتاز علمائے حدیث میں ہوتا ہیں۔ مولانا محمد جعفر بن عبدالکریم بوبکانی رحمۃ اللہ علیہ شعبۂ احادیث میں اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی ایک کتاب "**المتانۃ فی الخزانۃ**" میں اپنی مشہور تصنیف" **عجالۃ الطالبین**" کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ کتاب(**عجالۃ الطالبین**) موضوع احادیث کے موضوع پر ہے، مؤلف نے اپنے سے پہلے کی اس سے متعلقہ اکثر کتب سے استفادہ کیا ہے، اس کا پہلا باب کتاب القرآن اور آخری امور القیامۃ وحسن ظن بہ تعالیٰ ہے۔ اس کا

ایک خطی نسخہ بوبک میں مؤلف کے خاندانی کتب خانے میں ہے۔ یہ کتاب عربی نثر میں ہے۔"[14]

**مولانا وجیہ الدین بن محمد ملکی رحمۃ اللہ علیہ:۔** مولانا وجیہ الدین بن محمد ملکی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے علماء التزکیہ وسلوک کے دسویں صدی ہجری کے ایک ممتاز عالم حدیث تھے۔ آپ نے ساری عمر درس حدیث میں گزار دی۔ آپ کے وفات کے بعد بھی آپ کے شاگردوں نے احادیث کی درس وتدریس میں زندگیاں گزار دی۔

عبد الحیٔ الحسنی اپنی کتاب "نزہۃ الخواطر "مولانا وجیہ الدین بن محمد ملکی رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کے حوالے خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا وجیہ الدین بن محمد ملکی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی تدریس اور اس کی نشر واشاعت میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں، انہوں نے گجرات میں خوب علم حدیث پھیلایا اور سلطان گجرات ان کی بہت قدر اور تعظیم کرتا تھا۔ اس نے آپ کو ملک البحرین کا خطاب عطا کیا۔ 929ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔"[15]

**میر سید عبد الاوّل جان پوری رحمۃ اللہ علیہ:۔** میر سید عبد الاوّل جان پوری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے علماء التزکیہ وسلوک کے دسویں صدی ہجری کے دوسرے بڑے محدث ومحقق تھے۔ آپ مشہور ومعروف محدث حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔ آپ نے بھی ساری عمر احادیث مبارکہ کی درس وتدریس کی۔ آپ کو علوم احادیث پر مکمل عبور حاصل تھا۔ سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ میر سید عبد الاوّل جان پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدمات احادیث کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "مقالات سلیمان" میں لکھتے ہیں:

"حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ نے بھی حدیث کی تدریس اور اس کی نشر واشاعت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ ان کے تلامذہ میں ایک میر سیّد عبد الاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کو بیرم خان نے خصوصی طور پر گجرات سے دہلی بلوایا اور دہلی میں آپ نے درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے 965ھ میں وفات پائی۔"[16]

**علامہ شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ:۔** علامہ شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ بھی حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے بھی ساری عمر احادیث مبارکہ کی درس وتدریس میں گزار دی۔ حتّٰی کی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی احادیث کا علم آپ ہی سے حاصل کیا تھا۔ سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ علامہ شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خدمات احادیث کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "مقالات سلیمان" میں لکھتے ہیں:

"حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور شاگرد علامہ شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تھے، جو 978ھ میں پیدا ہوئے۔ 26 سال کی عمر میں 1003ھ میں وفات پائی۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م 1034ھ) نے حدیث کا فیض انہی سے پایا۔"[17]

**برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک کی فقہی خدمات:**

برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک درس وتدریس کی وجہ سے اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل مدرسہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ جو بھی احوال اور جدید مسائل ان علاقوں سے متعلق تھے تو ان کی کتابیں جو تقریباً تمام فقہی مسائل کا احاطہ کیے ہوئے تھیں وہ اصل کتاب کی حیثیت رکھتی تھیں۔ جیسے "فتاویٰ ہندیہ"، "فتویٰ تاتارخانیہ" اور "فتاوی غیاثیہ" اسی طرح مختلف ادوار میں لکھی گئی دیگر فتاویٰ کی کتابیں۔ اسی طرح وہ اہم کتب فقہ کی شرح بھی لکھتے تھے۔ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لیے علمائے سلوک نے مدارس دینیہ قائم کیے۔ ان میں سے اکثر مدارس خاص فقہ کے احکامات بیان کرنے کے لیے تھے۔ برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک اور دیگر علماء کی فقہی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے الحسنی اپنی کتاب "**الثقافة الاسلاميه فى الهند**" میں لکھتے ہیں:

"ان اهل الهند هم اكثر تصنيفا فى الفقه و أصوله و قد بلغت مصنفاتهم فى الفقه اكثر من الف مؤلف ما بين كتب مستقلة فى الفقه الحنفى والفقه الشافعى، والفقه الشيعةو فى فقه الحديث و اصوله و فى مسائل الاجتهاد و التقليد و كذلك الفتاوى والشروح على الكتب الفتاوي المعتبرة "[18]

ترجمہ: اہل ہندوستان نے فقہ اور اصول فقہ میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ فقہ میں ان کی کتابیں ہزار سے زیادہ تھیں جن میں بعض فقہ حنفی پر بعض فقہ شافعی پر بعض فقہ شیعہ پر، بعض فقہ حدیث اور اس کے اصول پر، بعض اجتہاد کے مسائل پر اور بعض تقلید پر مستقل کتابیں ہیں۔ اس طرح فتادیٰ اور فقہ کی معتبر کتابوں کی شروحات بھی شامل ہیں۔

**مولانا عبد اللہ عبدی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:۔** مولانا عبد اللہ عبدی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ گیارھویں صدی ہجری کے ایک مایہ ناز فقہی عالم دین تھے۔ آپ نے ساری عمر فقہ کی درس وتدریس میں گزار دی۔ میاں مولا بخش کشتہ امرتسری اپنی کتاب "پنجابی شاعراں دا تذکرہ" میں مولانا عبد اللہ عبدی لاہوری کی فقہی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" عبدی نے تقریباً چالیس سال تک فقہ کی خدمت کی اور پنجابی نظم میں فقہی مسائل عام فہم زبان میں بیان کیے اور اس موضوع پر مختلف تصنیف کیے، جن کے نام یہ ہیں:

1۔ تحفہ 2۔ نص الفرائض 3۔ خلاصہ معاملات 4۔ انواع العلوم 5۔ معرفت الٰہی 6۔ خیر العاشقین کلان 7۔ شرح سراجی 8۔ خیر العاشقین خرد 9۔ حصار الایمان 10۔ صُقل اول 11۔ صیقل دوم 12 حمد وثناء۔"[19]

**مولانا محمد اشرف بن محمد مرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:۔** مولانا محمد اشرف بن محمد مرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار گیارھویں صدی ہجری کے علمائے سلوک میں ہوتا ہے۔ آپ ایک مستند فقہی عالم دین ہونے کے علاوہ ایک عظیم صوفی اور مصلح بھی تھے۔ آپ نے علوم فقہ میں کافی مہارت حاصل کی تھی۔ محمد اقبال مجددی مولانا محمد اشرف بن محمد مرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی خدمات کے حوالے سے اپنی کتاب "تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند" میں لکھتے ہیں:

"مولانا محمد اشرف بن محمد مرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ گیارھویں صدی ہجری کے پنجاب کے علماء وفقہاء میں سے تھے۔ آپ کا قیام لاہور کے ایک معروف مضافاتی قصبہ "شاہدرہ میں تھا۔ آپ مسلکاً حنفی اور قادری سلسلہ کے صوفی تھے۔"[20]

**تحفۃ الحسینی:۔** مولانا محمد اشرف بن محمد مرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں فقہی مسائل پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب فارسی نثر میں اور تجہیز وتکفین کے مسائل پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس کے ہر فصل میں فقہی مباحث کے دوران دلائل وسند کے طور پر فقہ کی مستند کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ اس میں تقریباً تین سو کتبِ فقہ کے اسماء بطور سند مختلف فصول میں ملتے ہیں۔

**شیخ مفتی قاری حامد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ**

شیخ مفتی حامد (17 جمادی الثانی 1071ھ) پنجاب کے نامور فقہی علماء، صوفیہ، مؤلفین میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے اپنا اکثر وقت فقہی تعلیم کے درس وتدریس میں صرف کی۔ ان کے علاوہ شیخ مفتی حامد قاری رحمۃ اللہ علیہ بہت سی کتابوں کے مؤلف بھی تھے، جن میں سے زیادہ تر علم فقہ سے متعلق ہیں۔ اس میں بعض اس عہد کے اہم اختلافی مسائل پر محیط ہیں۔ احمدی منزوی شیخ مفتی حامد قاری رحمۃ اللہ علیہ کے چند تالیفات وتصنیفات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "فہرست مشترکہ نسخہ خطی فارسی پاکستان" میں لکھتے ہیں:

"**رسالہ خواندان چہار گانی جمعہ:۔** اس کتاب میں نماز جمعہ کے بعد احتیاط ظہر کے طور پر چار رکعت ادا کرنے کے مسائل پر مدلل بحث ہے۔ مؤلف نے کتب فقہ اہل سنت کے مختلف فقہی اقوال جمع کر کے خوب بحث کی ہے اور احتیاط ظہر کی ادائیگی کو ترجیح دی ہے۔ علم فقہ کی تمام مروجہ کتب اور مجموعہ ہائے فتاویٰ کے جابجا حوالے دیئے گئے ہیں۔ اس کا ایک خطی نسخہ راقم محمد اقبال مجددی کے کتب خانہ میں ہے۔ دوسرا خطی نسخہ مدرسہ علوم

المرتضیٰ بھلوال، سرگودھا میں ہے۔"[21]

**تحفۃ المسلمین:۔** یہ کتاب شیخ حامد کے شاگردِ خاص مولانا محمد عاقل لاہوری نے تالیف کی ہے اور اس میں شیخ حامد قاری کے فرمودات جمع کیے ہیں، چونکہ اس کے مؤلف اور شیخ حامد دونوں مدرس، فقیہ اور مفتی تھے اس لیے ان کی مجالس میں فقہی امور پر ہی

بحث ہوتی تھی۔ اس کا ایک خطی نسخہ راقم محمد اقبال مجددی کے کتب خانہ میں ہے، شہر لاہور سے باہر شیخ حامد قاری کا مدرسہ تھا۔ محمد اقبال مجددی اپنی کتاب "**حديقة الاولياء**" میں شیخ مفتی قاری حامد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شیخ مفتی قاری حامد رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں بڑے فقیر اور عالم وفاضل اور پرہیز گار تھے۔ ایک کتاب ملفوظ (تحفۃ المسلمین) ان کے ایک مرید نے جمع کی اور ایک کتاب سا بنایا۔ باہر شہر کے جہاں ان کی قبر ہے، وہاں شہر آباد تھا، اسی جگہ حضرت شیخ درس دیتے تھے۔"[22]

**فریدالدین عالم بن العلاء الحنفی الاندرپتی رحمۃ اللہ علیہ:۔** فریدالدین عالم بن العلاء الحنفی الاندرپتی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی برصغیر پاک وہند کے علمائے سلوک کے فقہی ماہرین میں ہوتا ہیں۔ آپ نے ساری عمر فقہ اور علوم فقہ کی درس وتدریس میں صرف کی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے فقہ کی موضوع پر کئی کتابیں تصنیف کی۔ ان کتابوں میں آپ کی مشہور فقہی تصنیف "**زادالسفر**" ہے۔

**زادالسفر:۔** علامہ عبدالحئ حسنی اپنی کتاب "نزہۃ الخواطر" میں فریدالدین عالم بن العلاء الحنفی الاندرپتی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فریدالدین عالم بن العلاء الحنفی الاندرپتی رحمۃ اللہ علیہ فقہ، اصول فقہ اور عربی کے ماہر عالم تھے۔ ان کے فتویٰ "**زادالسفر**" کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے یہ امیر تاتار خان کے لئے لکھی تھی اور اسی کے نام سے ان کو منسوب کر دیا گیا اور اس کا منسوب نام "فتاوی تاتارخانیہ" رکھا گیا۔[23]

## Hawala Jat

[1] Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, Nashir: Majlis_e_ Tahqiqat wa Nashriat.e.Islam,kakori Afsait Press Laknawoo,Jild Panjam,2010 A.D Safha 141.
[2]Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat,Nashir:Majlis_e_ Nashriat Islam Karachi,Ahmad Brothers Printing Press Karachi,Jild Panjam,Safha150.
[3]Doctor Saliha Abdul Hakim Sharf.ud.Din,Quran.e.Karim ka Urdu Tarjama,Nashir:Taj Company Limiteed Lahore,1981 A.D, Sfha 84.
[4]Qazi Muhammad Zahid Ali Husani, Tazkirah_ul_Mufasereen, Nashir:Darul_ Islam Attock,1425 Hijrah,Safha 52.
[5]Muhebbi, Muhammad Amin, Khulasat_ul_ Aser fee Ayan_ul_Quran Alhadi_ul_Ashar,Baruit,1958 A.D, Jild 3, Safha343.
[6]Mujadedi, Muhammad Iqbal, Tazkir_e_Ulama wa Masheikh_e_Pakistan wa Hind, Nashir:Chodri Ghulam Rasool, R.R Printers Lahore, 2013A.D, Safha 85.
[7]Husani, Muhammad Amin Sadiq, Tafseer_e_Umaini, khathi Nusha Mumloka Khalil_ur_Rehman Dawoodi, Lahore, 2 Alph.
[8]Al_Husani, Abdul Hai,Nazhat_ul_ Khawathier wa Bahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir, Edition awal, Baruit, Labnan, Nashir:Dar Abne_e_Hazam, Safha 569.
[9] Professor, Muhammad Abu Zuhra, Tarih_e_Hadees wa Muhaddaseen (Urdu Tarjuma Al.Hadees wal Muhadd_e_seen az Professor Ghulam Ahmad Hariri)Nashir: Maktaba Rehmania Lahore ,Laal Printing press Lahore, safha 588.
[10]Nizami, Khaliq Ahmad, Hayat abdul Haq Muhaddas_e_ Dehlavi, Nashir: Nadvat_ul_ Musannefeen Dehli,1968A.D, Safha 43.
[11]Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, jild 5, Safha 59.
[12]Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, jild 5, Safha 92.
[13]Muhebbi, Muhammad Amin, Khulasat_ul_ Aser fee Ayan_ul_Quran Alhadi_ul_Ashar, Jild 3, Safha 8.
[14]Bubukani, Makhdoom Jaffar, Almatanat_o_fil Khazanate, Murattab Ghulam Qasmi, Haider Abad Sindh,1962 A.D,Muqadema,Safha 5.
[15]Al_Husani, Abdul Hai,Nazhat_ul_ Khawathier waBahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir, Safha 34.
[16]Nadvi, Syed Sulaiman, Maqalat_e_Sulaiman, Muarif Printing Press India,1966 A.D,Jild 2,Safha 11.
[17]Nadvi, Syed Sulaiman, Maqalat_e_Sulaiman, Jild 2,Sfha 14.

[18]Nadvi,Muhammad Rabai Hasni, Saqafat_ul_Islamia Fil Hind wa Jama Lughat_ul_Arabia, Damishq, 1983 A.D, Safha 105.
[19]Amer Tasri, Miyian Bakhish Kushitah, Panjabi Shayerian Da Tazkira Lahore,1960 A.D, Safha 60.
[20]Mujadedi, Muhammad Iqbal,Tazkir_e_Ulama wa Masheikh_e_Pakistan wa Hind, Safha 28.
[21]Manzawi, Ahmad, Fihrisat_e_Mushtarqah Nuskhah Khathi Farsi Pakistan Islamabad,1984 A.D,Jild 2, Safha 1083.
[22] Lahorey, Muhammad Iqbal Mujadedi, Hadiqat_ul_Awlia, 2000 A.D,Safha 160.
[23] Al_Husani, Abdul Hai, Nazhat_ul_ Khawathier waBahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir, Safha 169.

**Masader wa Marajie**

1.Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, Nashir: Majlis_e_ Tahqiqat wa Nashriat.e.Islam,kakori Afsait Press Laknawoo,Jild Panjam,2010 A.D.
2. Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat,Nashir:Majlis_e_ Nashriat Islam Karachi,Ahmad Brothers Printing Press Karachi,Jild Panjam.
3. Doctor Saliha Abdul Hakim Sharf.ud.Din,Quran.e.Karim ka Urdu Tarjama,Nashir:Taj Company Limiteed Lahore,1981 A.D.
4. Qazi Muhammad Zahid Ali Husani,Tazkirah_ul_Mufasereen, Nashir:Darul_ Islam Attock,1425 Hijrah.
5 .Muhebbi, Muhammad Amin, Khulasat_ul_ Aser fee Ayan_ul_Quran Alhadi_ul_Ashar,Baruit,1958 A.D, Jild 3.
6. Mujadedi, Muhammad Iqbal,Tazkir_e_Ulama wa Masheikh_e_Pakistan wa Hind, Nashir:Chodri Ghulam Rasool, R.R Printers Lahore, 2013A.D.
7.Husani, Muhammad Amin Sadiq,Tafseer_e_Umaini, khathi Nusha Mumloka Khalil_ur_Rehman Dawoodi, Lahore.
8.Al_Husani,Abdul Hai,Nazhat_ul_ Khawathier wa Bahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir, Edition awal, Baruit, Labnan, Nashir:Dar Abne_e_Hazam.
9. Professor, Muhammad Abu Zuhra, Tarih_e_Hadees wa Muhaddaseen (Urdu Tarjuma Al.Hadees wal Muhadd_e_seen az Professor Ghulam Ahmad Hariri)Nashir: Maktaba Rehmania Lahore ,Laal Printing press Lahore.
10. Nizami, Khaliq Ahmad, Hayat abdul Haq Muhaddas_e_ Dehlavi, Nashir: Nadvat_ul_ Musannefeen Dehli,1968A.D.
11. Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, jild 5.

12. Nadvi,Mualana Syed Abul Hasan Ali Hasni,Tarih.e.Daut wa Azimat, jild 5.
13. Muhebbi, Muhammad Amin, Khulasat_ul_ Aser fee Ayan_ul_Quran Alhadi_ul_Ashar, Jild 3.
14.Bubukani, Makhdoom Jaffar, Almatanat_o_fil Khazanate, Murattab Ghulam Qasmi, Haider Abad Sindh,1962 A.D,Muqadema.
15. Al_Husani, Abdul Hai,Nazhat_ul_ Khawathier waBahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir. 16.Nadvi, Syed Sulaiman, Maqalat_e_Sulaiman, Muarif Printing Press India,1966 A.D,Jild 2.
17. Nadvi, Syed Sulaiman, Maqalat_e_Sulaiman, Jild 2.
18.Nadvi,Muhammad Rabai Hasni, Saqafat_ul_Islamia Fil Hind wa Jama Lughat_ul_Arabia, Damishq, 1983 A.D.
19.Amer Tasri, Miyian Bakhish Kushitah, Panjabi Shayerian Da Tazkira Lahore,1960 A.D.
20. Mujadedi, Muhammad Iqbal,Tazkir_e_Ulama wa Masheikh_e_Pakistan wa Hind.
21. Manzawi,Ahmad, Fihrisat_e_Mushtarqah Nuskhah Khathi Farsi Pakistan Islamabad,1984 A.D,Jild 2.
22. Lahorey , Muhammad Iqbal Mujadedi,Hadiqat_ul_Awlia, 2000 A.D.
23. Al_Husani, Abdul Hai, Nazhat_ul_ Khawathier waBahjat_ul_Masama_e_ wa Nawazir.